بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

087: باب 46- اللہ تعالیٰ کے اسماءِ الحسنیٰ کی تعظیم و تکریم اور اس وجہ سے کسی کے نام کی تبدیلی۔

[(سنن أبي داود:4955)]

اگلے باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب احترام أسماء الله وتغيير الإسم لأجل ذلك" (اس چیز کا ذکر کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا احترام کرنا تعظیم کرنا اور اس کی وجہ سے کسی کے نام کو تبدیل کرنا)۔

اللہ تعالیٰ کے نام کی قدر و قیمت، احترام، تعظیم کرتے ہوئے کسی شخص کے نام کو تبدیل کرنے کا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب باندھا اور اس باب کا تعلق جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں دوسرے بابوں سے بھی ہے کہ ایسے الفاظ نہ استعمال کئے جائیں جن میں شرک کی بُو ہو یا جن میں توحید کے منافی کوئی اُمر ہو یا توحید پر کوئی ضرب لگتی ہو، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ" (سیدنا اُبو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)۔ اِن کا نام ہے ہانی بن یزید الکندی (اُبو شریح کا نام ہے ہانی بن یزید الکندی) اُبو شریح ان کی کنیت ہے اور خزاعی اِن کا لقب ہے، بیان کرتے ہیں "أَنَّهُ كَانَ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ" (کہ اُن کو اُن کی کنیت ہی سے لوگ انہیں کہتے تھے "أَبَا الْحَكَمِ" فیصلہ کرنے والا) "فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم" (تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ" (کہ اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرتا ہے اور فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے) "وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ" (اور فیصلے کی واپسی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے) "فَقَالَ" (تو سیدنا اُبو شریح رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ" (اگر میری قوم کا کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا اور تنازع ہو جاتا) "أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ" (میری طرف آتے میں ان کے بیچ میں فیصلہ کرتا) "فَرَضِيَ كِلاَ الْفَرِيقَيْنِ" (تو دونوں گروہ راضی ہو جاتے میرے فیصلے پر)۔ تو اس لیے مجھے ابا الحکم کہا جاتا ہے یعنی وہ بیان فرما رہے ہیں کہ ابا الحکم کیوں کہا جاتا ہے اُن کو۔

"فَقَالَ" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "مَا أَحْسَنَ هَذَا" (یہ کتنی اچھی بات ہے)۔ کون سی اچھی بات؟ کہ لوگوں کے جھگڑوں میں فیصلہ کر کے ان کو راضی کر لینا، ان کا آپس میں رضامندی کرا لینا۔ دیکھیں حسن تعلیم دیکھیں "فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟" (آپ کے بچے کون ہیں؟) "قُلْتُ"۔ ابو شریح جو ہے ابھی ابی شریح پھر ابوالحکم کہتا ہوں میں ابو شریح یا ابوالحکم کون ہیں؟ ایک ہی شخص ہے یہ روایت کرتے وقت ابو شریح ہیں اِس سے پہلے ابوالحکم تھے تو عرض کرتے ہیں سیدنا ابو شریح

''قُلْتُ''(میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میری اولاد میرے بچے جو ہیں کون ہیں)''شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللهِ''(تین بیٹے ہیں شریح، مسلم اور عبداللہ)''قَالَ''(پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)''فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟''(ان تینوں میں سب سے بڑا کون ہے عمر میں بڑا کون ہے ؟)''قُلْتُ :شُرَيْحٌ''(میں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریح اس کا نام ہے)''قَالَ'' (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)''فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ''(پس آپ ابو شریح ہیں (آپ کی کنیت ابوالحکم نہیں رہی اب آج سے اس وقت سے آپ ابو شریح ہیں)۔اس روایت کو ابوداود نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہا اللہ نے صحیح فرمایا ہے یہ حدیث نمبر 4955 ہے ابوداود میں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حدیث مبارکہ میں ہمیں بڑا پیارا پیغام دے رہے ہیں اور یہ پیغام ملا ہے ہمیں ایک عظیم صحابی سے۔ یہ صحابی ہیں اچھے انسان تھے ان کو ان کی قوم نے ایک لقب دیا ہوا تھا ایک کنیت دی ہوئی تھی۔

کنیت اور لقب میں فرق جانتے ہیں کہ کنیت اور لقب میں کیا فرق ہے؟ نام، کنیت، لقب تین مختلف چیزیں ہیں شخص ایک ہے چیزیں مختلف ہیں۔ نام انسان کا اپنا ذاتی نام ہوتا ہے جیسا کہ یہاں پر صحابی کا نام ہانی ہے، ہانی اُن کا نام ہے ابو شریح ان کی کنیت ہے۔ کنیت میں اُبو یا اِبن یا اُم لگتا ہے نام سے پہلے، اُبو عبداللہ، اُم عبداللہ، اُبو شریح، اُبوالحکم یہ، یا اِبن عبداللہ اس طریقے سے جو نام ہیں۔اور لقب میں جس چیز سے وہ شخص معروف ہوتا ہے نسبت ہوتی ہے۔ جگہ کی نسبت ہے یا اس کا فیملی نیم(family name)ہے جس چیز سے وہ معروف ہوتا ہے اس کی نسبت ہوتی ہے۔

تو یہ عظیم صحابی جو ہیں جاہلیت میں اسلام سے پہلے اُن کا ایک نام تھا ایک لقب تھا بلکہ کنیت تھی،ان تینوں میں فرق سمجھیں ذرا ۔کنیت کیا تھی؟ ابا الحکم، اُن کو ابا الحکم کہا جاتا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب اس شخص نے اسلام قبول کیا ہے بڑے پیارے انداز میں کہ حکم تو اللہ تعالیٰ ہے حاکم تو اللہ تعالیٰ ہے فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے، فیصلے کی واپسی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے فیصلے کا نفاذ بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو حکم تو اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کا نام ہے الحکم، العدل، الحکیم، اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعجب ہوا کہ آپ کا نام ایسے کیسا ہے؟!

تو یہ صحابی ہمیں بیان کرتے ہیں کہ یہ نام میرا اس لیے رکھا گیا تھا کیونکہ میں ایک بڑا پیارا کام کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تھی اگرچہ جاہلیت تھی لیکن جب لوگوں میں جھگڑا ہوتا میری طرف آتے میں اُن کا فیصلہ کرتا لوگ میری بات مان لیتے اُن کا جھگڑا ختم ہو جاتا اور ان کی رضامندی ہو جاتی اس لیے مجھے اُن لوگوں نے ابا الحکم کہہ دیا کہ یہ فیصلے کا باپ ہے جو فیصلہ کرتا ہے صحیح کرتا ہے اس لیے ابا الحکم ہے یہ۔

تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات اچھی نہیں لگی ! دیکھیں بُرا بھلا نہیں کہا مکمل بات سنی ہے یہ نہیں کہا کہ آپ کیا کہنے جارہے ہیں بس بات ختم ہے غلط ہے یہ تم کیسے فیصلے کر سکتے ہو تم کیسے حکم ہو سکتے ہو یہ غلط بات ہے یہ شرک ہے یہ بدعت ہے یہ فلاں ہے۔ نہیں، انداز دیکھیں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن تعلیم دیکھیں بہترین تربیت کرنے والی شخصیت اور بہترین مربّی، سب سے عظیم استاد سب سے اچھے استاد بڑے پیارے انداز میں فرماتے ہیں "مَا أَحْسَنَ هَذَا" کتنی پیاری بات ہے یہ کتنی اچھی بات ہے یہ کہ لوگوں کے بیچ میں تنازع میں فیصلہ کرنا اور ان کے اختلاف کو دور کرنا ان کو راضی کرنا ، دونوں فریقین راضی ہو جائیں ایسا فیصلہ کرنا بڑی پیاری اور اچھی بات ہے اس کام کو جاری رکھو۔

اُس سے منع نہیں فرمایا جو اچھی چیز تھی اس کو رہنے دیا اور جو بُری چیز تھی اس کے بارے میں فرماتے ہیں، براہ راست منع نہیں فرمایا جو شخص خیر چاہتا ہے اس کو نصیحت بھی خیر انداز سے کریں جو ہٹ دھرم ہے اس کا طریقہ اور ہے لیکن ایک شخص آپ کے سامنے پہلی مرتبہ آیا ہے وہ خیر ہی چاہتا ہے اور اسلام سے بڑھ کر کیا خیر ہو گا اس سے بڑا کوئی خیر ہے ؟! سبحان اللہ، تو دیکھیں "فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟" (تو آپ کے بیٹے کون سے ہیں آپ کی اولاد کون سی ہے ؟)۔

ولد اور ابن میں کیا فرق ہے ؟ ولد میں بیٹا بیٹی دونوں شامل ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنیت تبدیل کرنی ہے اگر بیٹا نہ ہوتا تو پھر بیٹی کا نام دے دیتے ناں کہ اُبو فلان، اُبو ماریہ، ابو ساریہ، مختلف نام ہیں ناں یہ کنیت ہے تو بیٹی کا نام ہے تو اس لیے ولد کا لفظ ہے اِبن کا نہیں ہے، دیکھیں کس طریقے سے الفاظ کو چننا ہے یہ ضروری ہے۔ "اِبن" (بیٹا) "بنت" (بیٹی) "ولد" (دونوں (بیٹا یا بیٹی))۔

تو انہوں نے عرض کی کہ تین بیٹے ہیں میرے اللہ تعالٰی نے تین بیٹوں سے نوازا ہے شریح ہے، مسلم اور عبد اللہ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فَأَنْتَ" کون؟ "فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ" آپ شریح کے باپ ہیں اور کنیت بھی آپ کی آج کے بعد اُبو الحکم نہیں اُبو شریح ہے۔

یعنی سب سے بڑا بیٹا جو ہے اس کے نام سے نسبت جو ہے رکھنا اسے کنیت کہتے ہیں۔ کیا چھوٹے بیٹے کے نام سے بھی کی جا سکتی ہے ؟ کی جا سکتی ہے لیکن جو حق ہے بڑے بیٹے کا ہے۔ اور بڑے بیٹے کا حق کیا ہے ؟ کیونکہ وہ بڑا ہے دوسروں میں سے تو اس کی حق تلفی نہیں کرنی چاہیے دوسرے بیٹوں کے نام سے بعض اوقات اگر اُن کو کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن حق یہ ہے کہ جب بھی کنیت کا لفظ استعمال ہو تو بڑے بیٹے کا ہی ہو۔

بعض لوگ تدلیس (مدلس) جو ہیں وہ جو معروف کنیت ہے اس کو ہٹا کر دوسری کنیت استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ کی کیا کنیت ہے ؟ابو عبد اللہ۔ جب اُن کو حدیث بیان کرنے سے منع کیا گیا نظر بند کیا گیا تو پھر کیسے روایت کرتے تھے ؟ اگر ابو عبد اللہ کہتے تو پتہ چلتا کہ وہ حدیث بیان کر رہے ہیں تو پھر ابو صالح کہتے صالح چھوٹے بیٹے کا نام تھا، تو ابو صالح۔ اُن کو پتہ نہیں تھا ابو صالح کون ہے کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن ابو عبداللہ تو ایک ہی تھے ناں معروف تھے ناں تو ابو صالح کہا جاتا تھا ضرورت کے وقت، لیکن حقیقتاً جو ہے جو بڑے بیٹے کا حق ہے اسی کو دینا چاہیے۔

اس حدیث مبارکہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تعظیم کرنا کمال توحید کی نشانی ہے (اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تعظیم کرنا توحید کے کمال کی نشانی ہے)۔

2۔ اسلام سے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں "الإِسْلاَمَ يَمْحُو مَا قَبْلَهُ" پچھلے گناہ معاف۔ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے کفر معاف، شرک معاف، بدعات معاف، خرافات معاف، جو بھی بدکاریاں ہیں سب معاف تو اسلام پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔

3۔ جہالت کی وجہ سے اگر جاہل کوئی غلطی کرتا ہے تو پھر وہ اُس کے لیے یہ جہالت ایک عذر ہے کہ اس سے غلطی ہوئی لیکن یاد رکھیں اس کی تفصیل علماء بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دور دراز کسی بستی میں کسی جنگل میں یا کسی غار میں یا کسی صحرا میں رہتا ہو اس کے پاس علم نہ پہنچا ہو تب تو جہالت کی وجہ سے وہ معذور ہے لیکن اگر کوئی شخص شہر میں رہتا ہے اور علم موجود ہے اور شریعت کے مسائل بنیادی مسائل بھی اسے نہیں آتے، حلال حرام نہیں آتا ہے، توحید اور شرک کے مسائل نہیں آتے تو وہ معذور نہیں ہے۔

دوسری وجہ نو مسلم، کہ ایک شخص دائرۂ اسلام میں ابھی داخل ہوا ہے اسے پتہ نہیں ہے ابھی کفر کو چھوڑا ہے اس سے اگر کوئی غلطی ہوتی ہے وہ بھی معذور ہے۔

4۔ انکار منکر واجب ہے حکمت کے ساتھ، انکار منکر ضرور کرنا ہے لیکن حکمت کے ساتھ۔

یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار نہیں کی اگرچہ وہ شخص پہلی مرتبہ آرہا ہے یہ نہیں فرمایا کہ نہیں ابھی تو بڑا وقت پڑا ہے اسے میں بعد میں سمجھاؤں گا، ابھی تو اسلام قبول کیا ہے ہو سکتا ہے یہ دور جائے، ناراض ہو جائے اسلام سے دوری اختیار کر لے اس کا میں نام تبدیل کرنے جا رہا ہوں۔ اگرچہ بات بہت یعنی سیریس (serious) بات ہے، ایک شخص اچھا فیصلہ کرتا ہے اچھا کام کرتا ہے اچھا نام دیا گیا ہے لیکن کیونکہ اسلام میں غلطی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار منکر فوراً کیا۔ تو انکار منکر فوراً کرنا چاہیے جب آپ دیکھیں لیکن حکمت کے ساتھ۔

5۔اُن لوگوں کا رد جو انکار منکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں حکمت عملی یہ ہے کہ اُمر بالمعروف کیا جائے نہی عن المنکر نہ کیا جائے لوگوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے، لوگ جو ہیں وہ پھر ہم سے نفرت کریں گے ہماری بات نہیں سنیں گے۔ تو رد ہے ان لوگوں پر غلط بات وہ کرتے ہیں، انکار منکر کرنا لیکن حکمت کے ساتھ۔

6۔اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام کا ثبوت الحکم اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

7۔ قاضیوں کے پاس جو لوگ قابل ہیں فیصلہ کرنے کے ان کی طرف جا کر فیصلہ کرنا جائز ہے کوئی حرج نہیں ہے اور خاص طور پر اگر حکومت کی طرف سے کوئی قاضی متعین ہے تو اس کی طرف جانا ضروری ہے لازم ہے۔

اپنے کیس، اپنے جو مسائل ہیں اپنا اختلاف جو ہے، اپنی جو پریشانیاں ہیں وہ اگر جھگڑا ہے تو قاضی شرعی کے پاس جا کر اپنے جھگڑے کا حل کریں، ہاں اگر باہمی کوئی مسئلہ ہو گیا ہے تو آپ اپنی فیملی میں سے یا اپنے کسی بزرگ کی طرف جا کر اپنا وہ فیصلہ بھی کروا سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن تنازع کی شکل میں جو حدود تعزیرات ہیں اگر شریعت میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو پھر قاضی شرعی کے پاس جانا فرض ہے۔

8۔ مسلمان بھائی کا عذر اگر صحیح ہے تو اسے قبول کرنا اچھا ہے۔ کوئی شخص معذرت کرتا ہے آپ سے کہ مجھ سے غلطی ہوئی یا مجھ سے انجانے میں یہ بات ہوئی تو اس کی معذرت قبول کریں آپ۔

بعض لوگ کہتے ہیں یہ آپ نے کیا کیوں ہے؟ آپ کو یہ جرأت کیسے ہوئی آپ نے مجھے گالی کیوں دی؟ بھئی ایک شخص معذرت کر رہا ہے تو مانو ناں اس کی معذرت اگر وہ معذرت نہ کرتا تب بھی تو تھا ناں کیا کرتے آپ؟! ایک شخص ہے غلطی کا احساس ہے اسے وہ غلطی کا اعتراف کر رہا ہے تو مانتے کیوں نہیں ہو؟! تو کسی کی غلطی کو ماننا، معذرت کو ماننا فضیلت ہے۔

9۔کنیت جیسا کہ بیٹے کی ہوتی ہے بیٹی کی بھی ہوتی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ہے ولد، اِبن کا نہیں پوچھا اگر اِبن کو متعین کر دیتے تو تب بیٹی کی کنیت استعمال کرنا جائز نہ ہوتا۔

10۔ غلطی کرتے ہوئے فوراً معذرت کر لینا فضیلت اور بڑے لوگوں کا کام ہے قابل تحسین عمل ہے کیونکہ غلطی کس سے نہیں ہوتی غلطی ہو گئی ہے تو معذرت کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

11۔یہ اچھی بات ہے کہ منع کرتے ہوئے منع کرنے کی وجہ بھی ساتھ بیان کرنا۔

آپ جب کسی چیز کو منع کرتے ہیں کسی چیز سے روکتے ہیں تو اس کے ساتھ وجہ بھی بیان کر دیا کریں کہ میں منع کیوں کر رہا ہوں ،اُس کا اثر سیدھا دل میں ہوتا ہے لیکن اگر ہم لوگوں کو یہ کہتے رہیں یوں نہ کرو یوں نہ کرو، یہ غلط ہے وہ غلط ہے، بھئی وجہ

کیا ہے کیوں غلط ہے کیا ثبوت ہے بیان نہیں کریں گے تو اس کا اثر نہیں ہوگا۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ دلیل کے ساتھ مسئلے بیان کیا کرو دلیل میں جو اثر ہے وہ عام بات میں نہیں ہے۔ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے مخلوق کے لیے کیسے ہو سکتا ہے!

12۔ لوگوں کے بیچ میں صلح کرنا جاہلیت کے امور میں سے ایک اُمر ہے، جاہلیت کے عمل میں سے ایک عمل ہے جسے اسلام نے پسند فرمایا ہے۔

جاہلیت میں بھی لوگ صلح کرتے تھے یہ ایک واضح مثال ہے تو اسلام نے اسے پسند کیا اچھی چیز کو اسلام نے نہیں روکا، اچھی چیز سے نہیں روکا اسلام نے اسے پسند کیا اس کی تائید کی ہے۔

13۔ حسن تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین استاد ہیں بہترین مربّی ہیں، حسن تعلیم سیکھنا ہے تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھیں، کس طریقے سے خطاب کرنا ہے کس طریقے سے پیغام کو پہنچانا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو اپنائیں۔ اس لیے دیکھیں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں کہ ﴿قُلۡ هَٰذِهِۦ سَبِيلِيٓ أَدۡعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ﴾(یوسف:108)۔ جو دعوت کا کام کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو اپنائیں اپنی ہٹ دھرمی اپنے خواہش نفس کے مطابق نہیں بلکہ شریعت کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق دعوت و تبلیغ کا کام کریں۔ واللہ اعلم۔

سُبۡحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنۡتَ أَسۡتَغۡفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيۡكَ

سوال: اُبو بکر کیا ہے اُبو بکر رضی اللہ عنہ، بکر کیا ہے؟

جواب: اُبو بکر جو کنیت ہے دیکھیں کنیت ضروری نہیں کہ بڑے بیٹے کے نام سے متعلق ہو ایک طریقہ بتایا ہے کہ بڑے بیٹے کے نام سے ہو لیکن کنیت بعض اوقات بڑے بیٹے کے نام کے علاوہ بھی ہوتی ہے۔

بکر، اَبو بکر جو ہے سیدنا اَبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہیں اُن کی کنیت ہے اَبو بکر بڑے بیٹے کا نام کیا ہے؟ عبدالرحمٰن بن اَبو بکر رضی اللہ عنہما، تو اَباعبدالرحمٰن مشہور نہیں اَبو بکر مشہور ہیں اور یہ کنیت جو ہے وہ اسلام سے پہلے کی ہے۔اس میں کوئی شر ہے کوئی گستاخی ہے؟ نہیں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبدیل نہیں کیا۔

بَکر یا بِکر کا لفظ جو ہے وہ کسی چیز کی ابتداء کو کہتے ہیں۔"بِکر" (وہ بیٹا جو پہلے آیا ہو (بڑا)) "بُکور" (دن کا پہلا وقت) اُس کا معنی اِس میں آتا ہے لیکن یہ کنیت کس نے رکھی کہاں رکھی اللہ اعلم میں نہیں جانتا ہوں لیکن یہ ہے کہ مشہور اسی کنیت سے ہیں رضی اللہ عنہ۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (087.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio